بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قرآنی عربی کا آسان کورس

قرآنی عربی،(۱): تعارف

یہ بات ہمارے علم میں ہے کہ YouTube اور کچھ دوسری Website پر قرآنی عربی کے مختلف کورسز دستیاب ہیں۔اس کے باوجود ہم ایک نیا کورس ترتیب دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم ایک نیا طریقہ متعارف کرانا چاہتے ہیں۔ہم سمجھتے ہیں کہ یہ طریقہ دوسرے طریقوں سے زیادہ آسان بھی ہے اور یہ آج کی ضرورت کی سطح پر قرآن کے پیغامات کو سمجھنے کی صلاحیت پیدا بھی کرے گا۔

ایسے کورس کی اہمیت اور ضرورت کا احساس اس وقت تک نہیں کیا جا سکتا جب تک ہم یہ نہیں سمجھ لیتے کہ موجودہ کورسز میں بڑی خرابیاں کیا ہیں۔اور یہ خرابیاں کس حد تک قرآن فہمی کی راہ میں حائل ہیں۔موجودہ کورسز ایک طرف اتنی محنت اور مستقل مزاجی طلب کرتے ہیں جو زیادہ تر لوگوں کے بس کی بات نہیں ہے۔نیز یہ کورسز لوگوں کو اس قابل بھی نہیں بناتے کہ جن موضوعات پر آج اختلافات پائے جاتے ہیں وہ ان پر قرآن کی اصل ہدایت کو سمجھ سکیں۔مثلاًاس طرح کا کوئی کورس کر لینے کے بعد ایک شخص سورۃالفاتحہ کا ترجمہ تو خود سے کر لیتا ہے مگر وہ شخص سود، حجاب، ۳طلاق ،رویتِ ہلال،ارتقاء یا تخلیق،وغیرہ سے متعلق آیات کو واضح طور پر سمجھ نہیں سکتا۔نتیجتاًوہ شخص عربی سیکھنے کے بعد بھی قرآن کی تلاوت کرکے ثواب ہی کما سکتا ہے،عمل کی دنیا میں اختلافی امور پر صراطِ مستقیم کو نہیں پاسکتا۔قرآن کے نزول کا اولین اور لازمی مقصد ہدایت ہے۔اگر کسی قرآنی کورس سے یہ مقصد ہی حاصل نہ ہو تو پھر ایسے کورس کے پیچھے اچھا خاصا وقت اور محنت لگانے کی کوئی قابل قدر وجہ نظر نہیں آتی۔

ہم نے جہاں تک موجودہ کورسز کا تجزیہ کیا ہے،مندرجہ ذیل چار بڑی خرابیاں ان کورسز میں پائی جاتی ہیں۔

۱۔ہفتوں اور مہینوں صرف گرامر کے اصول پڑھاتے رہنا

آپ انگریزی گرامر کی مثال لے لیجیے۔ایسا دنیا میں کہیں نہیں ہوتا کہ کسی انگریزی مضمون یا کتاب کو پڑھانے سے پہلے ۶ ماہ یا سال تک صرف انگریزی گرامر پڑھائی جائے۔ایک لمبی مدت تک قواعد پڑھانے کا طریقہ صرف اور صرف مسلمانوں میں ہی رائج ہے۔اس سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا مسلمانوں کا طریقہ غلط ہے یا ساری دنیا کا؟

ایک لمبے وقفے تک گرامر کے اصولوں کو پڑھنے اور رٹنے کا عمل قرآن فہمی کے کورس کو اس قدر مشکل بنا دیتا ہے کہ بہت تھوڑے ہی لوگ ایسا کورس مکمل کر پاتے ہیں۔پھر جو لوگ مکمل کر بھی لیتے ہیں جب وہ قرآن کی عبارتوں کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں تو اصولوں اور گردانوں (تصریفات) کے انبار میں سے ایک متعلقہ بات کو ڈھونڈنا (Recall) آسان کام نہیں ہوتا۔ساتھ ہی ان کو

کئی خلا (Gaps) نظر آتے ہیں یعنی ان کو ایسی باتوں سے سابقہ پڑتا ہے جو ان کو نہیں بتائی گئیں۔ اس طرح یہ کورسز مشکل ہونے کے ساتھ ساتھ ناقص بھی ہیں۔

۲۔ہر آیت کی صرفی اور نحوی تحلیل(Grammatical Analysis)

کیا آپ اردو یا انگریزی زبان میں کسی بیان کو سمجھنے کے لئے پہلے اس بیان کے ہر ایک لفظ کا تجزیہ کرتے ہیں کہ کونسا لفظ اسم ہے، کونسا لفظ فعل ہے، کونسا لفظ ضمیر ہے، وغیرہ؟ پھر یہ اسم کی کونسی قسم ہے، فعل کی کونسی قسم ہے؟ ضمیر کی کونسی قسم ہے، وغیرہ؟ پھر یہ کہ بیان میں کتنے جملے ہیں اور پھر جملہ کا فاعل، فعل، مفعول اور متعلقِ مفعول کونسا ہے؟ آپ دنیا میں کہیں بھی نہیں دیکھیں گے کہ کسی بیان کو سمجھنے کے لئے ایسا کیا جاتا ہے سوائے ہمارے عربی معلموں کی کلاسوں یا کورسز میں۔ نجانے ہمارے اساتذہ نے کہاں سے یہ سیکھ لیا ہے کہ جب تک کسی بیان کے الفاظ اور ترکیب کی تحلیل (تجزیہ) نہ ہو جائے اس وقت تک اس بیان کو سمجھا نہیں جاسکتا۔

دوسرے زاویے سے دیکھیے تو آپ الفاظ اور ترکیب کی تحلیل (تجزیہ) اسی وقت کر سکتے ہیں جب آپ کے سامنے ایک بیان لکھا ہوا ہو۔ اس کے برعکس اگر ایک شخص آپ کو قرآن کا ایک بیان سناتا ہے تو کیا آپ اس بیان کی تحلیل کر سکتے ہیں؟ یاد رکھیئے جب کوئی آپ سے کچھ کہتا ہے تو آپ کا عارضی حافظہ (Temporary Memory) سنے ہوئے تمام الفاظ کو یاد نہیں کرتا بلکہ صرف اہم (Significant) الفاظ کو یاد رکھتا ہے۔ جب آپ کے ذہن میں تمام الفاظ ہی موجود نہ ہوں تو پھر آپ ان الفاظ اور ترکیب کی تحلیل کس طرح کر سکتے ہیں؟ اس طرح ہر آیت کی صرفی اور نحوی تحلیل (Grammatical Parsing) کا طریقہ بھی قرآنی عربی کورس کو غیر ضروری طور پر مشکل بنا دیتا ہے۔ پھر جب آپ کا زیادہ تر ذہن صرفی اور نحوی تحلیل میں الجھ جاتا ہے تو آیت کو سمجھنے کے لئے آپ کے پاس ذہن کا بہت کم حصہ بچتا ہے۔ نتیجے کے طور پر آپ آیت کا لفظی ترجمہ ہی کر سکتے ہیں، ان الفاظ میں موجود اصل ہدایت کو سمجھ نہیں سکتے۔

۳۔ عربی میں ترجمہ کرانا، گرامر پر سوال کرنا

لوگ قرآنی عربی اس لئے سیکھنے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ وہ قرآن کے بیان کو سمجھ سکیں۔ ان کا مقصد قطعی یہ نہیں ہوتا کہ وہ اپنے خیالات کو عربی زبان میں صحیح طور پر بول یا لکھ سکیں۔ یہ دونوں صلاحیتیں مختلف نوعیت کی ہوتی ہیں۔ اور عربی زبان میں ترجمہ کرنے کی صلاحیت پیدا کرنا زیادہ مشکل، طویل اور محنت طلب کام ہے۔

جب آپ کسی اردو بیان کو عربی زبان میں ترجمہ کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو ان الفاظ کے متبادل عربی الفاظ (Vocabulary) کا معلوم ہونا ضروری ہے۔ پھر آپ کو عربی قواعد اچھی طرح معلوم ہونا چاہیے۔ اور آخری چیز یہ ہے کہ آپ کو عربی قواعد کے مطابق ان

الفاظ کو ترتیب سے بولنے یا لکھنے کی پریکٹس ہونی چاہیے۔اس کے برعکس جب آپ کسی آیت کو سمجھنا چاہتے ہیں تو ان تینوں صلاحیتوں میں سے کسی بھی صلاحیت کی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔ مثلاً آپ کو صرف ان الفاظ کے معنی کی ضرورت ہوتی ہے جو آیت میں استعمال ہوتے ہیں۔ چونکہ غیر عرب ترجمہ والا قرآن پڑھتے ہیں،اس لئے ان الفاظ کے ایک معانی وہاں لکھے ہوئے ہوتے ہیں۔اسی طرح آپ کو عربی قواعد کے مطابق ان الفاظ کو ترتیب دینے کی ضرورت نہیں ہوتی ہے بلکہ آیت میں الفاظ صحیح ترتیب میں لکھے ہوتے ہیں۔ مختصر یہ کہ جب آپ عربی میں ترجمہ کرنے کو قرآن فہمی کے کورس میں شامل کر دیتے ہیں تو قرآن فہمی کا کورس غیر ضروری طور پر طویل اور مشکل ہو جاتا ہے۔

اسی طرح کی طوالت اور الجھن وہاں پیدا ہوتی ہے جب گرامر سے متعلق سوالات پوچھے جاتے ہیں اور ان سوالوں کے جوابات نہیں دیے جاتے۔ صحیح طریقہ یہ ہے کہ اگر سوالات پوچھے جائیں تو طلبہ سے یہ کہا جائے کہ آپ ان سوالوں کے جوابات دینے کی کوشش کیجیے،پھر دیئے گئے جوابات کو پڑھ کر دیکھئے کہ آپ کے قواعد سے متعلق علم میں کمی بیشی یا غلطی کیا ہے۔اس کے برعکس جب آپ پوچھے گئے سوالوں کے جوابات نہیں دیتے تو بہت سے طلبہ ان سوالوں پر اپنا سر کھپاتے ہیں مگر جب ان کے ذہن میں ان سوالات کے صحیح جوابات نہیں آتے تو وہ بددل (Frustrate) ہو کر عربی سیکھنا چھوڑ دیتے ہیں۔

۴۔ ابتدائی مفہوم کو Counter Check نہ کرنا

یہ ضروری نہیں ہے کہ لفظی ترجموں سے جو مفہوم ابتدائی طور پر ہمارے ذہن میں ابھرتا ہے وہی قرآن کا منشا ہو۔ لہٰذا ابتدائی مفہوم کی عقلی (Intellectual) جانچ پڑتال ضروری ہے۔ مثلاً سورۃ رحمٰن کا ابتدائی حصہ "الرَّحْمٰنُ * عَلَّمَ الْقُرْآنَ *" کا مروجہ ترجمہ یہ کیا جاتا ہے کہ "رحمٰن نے انسان کو قرآن کا علم دیا ہے"۔اس طرح کا غلط ترجمہ آج قرآن کے حق میں کافی نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔ آج غیر مسلموں کی ایک تعداد ہے جو اس بات پر تلی ہوئی ہے کہ قرآنی تعلیمات کو غلط ثابت کر کے دنیا کے لوگوں کو اس کے خلاف کیا جائے۔ایسے ماحول میں آج بہت سے لوگ یہ کہہ سکتے ہیں کہ قرآن کا دعوٰی "خدا نے انسان کو قرآن کا علم دیا ہے" سراسر جھوٹ ہے کیونکہ دنیا کا کوئی بھی انسان --- ایک یہودی،ایک عیسائی،ایک ہندو،ایک لادین شخص، حتیٰ کہ ایک مسلمان --- یہ محسوس نہیں کرتا کہ اس کے اندر خدا کا دیا ہوا قرآن کا علم ہے۔اس طرح کے غلط تراجم مغرب میں پھیلے ہوئے اس خیال کو تقویت دینگے کہ قرآن خدا کی کتاب نہیں بلکہ ایک انسان محمدؐ کی کتاب ہے۔

ہماری کوشش ہے کہ ایک ایسا کورس مرتب کیا جائے جس میں اس طرح کی بے قاعدگیاں نہ ہوں اور وہ صحیح طور پر قرآن کی ہدایت اور اطلاعات کو سمجھنے کا راستہ دکھائے۔اس طریقے میں کسی آیت کو سمجھنے کے لئے جتنے گرامر اور دوسرے لسانی قواعد جاننے کی ضرورت ہو گی،ان کو اسی وقت بتایا جائیگا۔اس طرح متعلقہ لسانی اصولوں کو اسی وقت سیکھنا اور اسی وقت ان کو آیت کے سمجھنے کے لئے استعمال کر لینے سے لسانی اصولوں کا سیکھنا آسان ہو جائے گا،اس آیت کی تفہیم کے لئے کوئی قاعدہ بتانے سے رہ نہیں جائے گا اور زیر مطالعہ آیت بھی پوری طرح سمجھ آ جائے گی اس کے علاوہ چونکہ

کسی اصول کی پریکٹس اس اصول کو حافظے میں بہتر طور پر محفوظ کر دیتی ہے، اس لئے آئندہ اسباق میں ایک دفعہ سیکھے ہوئے اصولوں کو باآسانی بازیافت (Recall) کر کے استعمال کیا جا سکے گا۔

ہم یہاں مزید دو باتوں کا ذکر ضروری سمجھتے ہیں۔ ایک یہ ہے کہ ہمارے کورس کی اساس تنقیدی سوچ (Critical Thinking) اور صاف تفہیم (Conceptual Understanding) پر ہے۔ اس لحاظ سے ہمارے وضاحتی بیانات (Treatments) طویل ہو سکتے ہیں۔ لیکن جس طرح اخبار پڑھتے وقت آپ کو بہت توجہ (Concentration) کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ آپ باآسانی پڑھتے جاتے ہیں اور باتیں آپ کے ذہن میں آجاتی ہیں۔ اسی طرح ہمارے وضاحتی بیانات کو پڑھنے وقت آپکو اپنے دماغ پر کوئی بوجھ ڈالنے کی ضرورت نہیں پڑے گی بلکہ آپ زیادہ وقت پڑھنے میں لگا کر لسانی اصولوں کو اچھی طرح سیکھ لیں گے اور ان اصولوں کو زیادہ عرصے تک یاد بھی رکھ سکیں گے۔

دوسری بات یہ ہے کہ یہ ایک نئی کوشش ہے اور کوئی بھی جدت ایسی نہیں ہوتی جس میں مزید بہتری (Improvement) کی گنجائش نہ رہتی ہو۔ لہٰذا ہم چاہیں گے کہ اس کورس کو مزید آسان اور موثر بنانے کے لئے لوگ اپنی رائے دیں۔ یہ خدا کی ہدایات کو سمجھنے اور سمجھانے کا معاملہ ہے اس عمل میں جو کوئی بھی اپنا حصہ ڈالے گا وہ خدا سے اس کا اجر پائے گا۔

نصاب کے حوالے سے ابھی ہم اسباق ترتیب دینے کے ابتدائی مرحلے میں ہیں اس لئے نصاب طے نہیں ہوا ہے۔ فی الحال ارادہ یہ ہے کہ شروع میں کچھ آیات کے حوالے سے دکھایا جائے گا کہ قرآنی ہدایات کو سمجھنے کے لئے بہت ہی کم عربی جاننے کی ضرورت پڑتی ہے۔ پھر ان آیات سے کورس کا آغاز کیا جائے گا جس میں اللہ تبارک تعالیٰ نے قرآن کو سمجھنے سے متعلق ہدایات دی ہیں یا کم از کم ان آیات کو قرآن فہمی کے ضمن میں ہدایت کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ پھر ہم سورۃ الفاتحہ اور قرآن کی آخری سورتوں مطالعہ کریں گے۔ چونکہ یہ سورتیں نماز میں بار بار پڑھی جاتی ہیں لہٰذا ان سورتوں کے حوالے سے جو قواعد سیکھے جائیں گے وہ نمازوں میں تلاوت کے دوران ذہن میں بار بار لوٹ کر آئیں گے اور حافظے میں اچھی طرح بیٹھ جائیں گے۔ اس کے بعد آج کی ضرورت کے لحاظ سے مختلف موضوعات مثلاً سود، حجاب، تین طلاق، وغیرہ سے متعلق آیات کا مطالعہ کریں گے۔

والسلام

ڈاکٹر نواب احمد (USA)